ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-34

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد کریم نواز خان
پی ایچ ڈی اردو سکالر، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد
پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف کمال
الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

آپ بیتی نگاری: آغاز وارتقا

Muhammad Kareem Nawaz Khan
Ph.D. Scholar, Alhamd Islamic University, Islamabad
Prof. Dr. Muhammad Ashraf Kamal*
Alhamd Islamic University, Islamabad

***Corresponding Author:** mashrafkamal@gmail.com

Autobiography: Beginning and Evolution

ABSTRACT
Autobiography is an important literary genre, in which the writer describes the social, economic, political, and social conditions of his time in addition to describing his life. However, it is important that the author records the situation according to his own thoughts and ideas, so the circumstances and events of his era can be understood, but it does not get the status of research based history. This article discusses the history, beginnings and evolution of autobiography and attempts to understand what characteristics exist in the art of autobiography in different regions of the world and how they have changed over the time. Apart from other languages, the beginning and evolution of autobiography in Urdu has also been described.

Key Words: *Art of Autobiography, Literary Genre, Evolution, Life Story of Author, History of Writer's Life.*

آپ بیتی گزرے ہوئے حالات و واقعات کا نام ہے یعنی اپنی زندگی کے حالات و واقعات لکھنے کی اصطلاح ادب میں آپ بیتی یا خود نوشت کہلاتی ہے۔ فن سوانح نگاری پر سیر حاصل بحث کرنے سے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-34
ماخذ تحقیقی مجلہ

پیشتر آپ بیتی کی تعریف متعین کرنا ضروری ہے۔ تاکہ اس کی حدود قیود کا تعین ممکن ہوسکے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اس کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

"اپنی زندگی کے احوال و واقعات کا بیان آپ بیتی کہلاتا ہے اسے خود نوشت بھی Autobiography بھی کہتے ہیں۔ آپ بیتی محض احوال وواقعات کا مجموعہ نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات کہنے لکھنے والے کی داخلی کیفیات ، دلی احساسات ، ذاتی عملی تجربات ، زندگی کے جزوی پہلوؤں اور بحیثت مجموعی زندگی کے بارے میں اس کے نکتہ نظر کی ترجمانی کرتی ہے ۔ مصنف بعض اوقات اس خارجی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی عوامل کا بھی ذکر کرتا ہے۔ جو کبھی اس پر اثر انداز ہوئے یا جنھوں نے اس کی زندگی کا ایک خاص رخ متعین کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔" (۱)

آپ بیتی ایک فرد کی انفرادی زندگی کا بیان ہوسکتاہے لیکن اپنی کہانی سناتے سناتے وہ اپنے گردونواح کے ماحول اور اپنے ہم عمر لوگوں کے احوال بھی رقم کرتاہے۔ بعض دفعہ ایک آپ بیتی لکھنے والا مصنف اپنے دوستوں اور ہم عصروں کاوہ کارنامہ بھی رقم کرجاتاہے جسکی تفصیل ایسی تاریخی کتب یاکسی اور ذریعے (Mode)سے ممکن نہیں ہوتی۔ لہٰذا آپ بیتی نام ہے حالات و واقعات کے مجموعہ کا یہ انفرادی بھی ہوسکتاہے ،قومی یااجتماعی بھی اس سلسلے میں پروفیسر آل احمد سرور یوں رقم طراز ہیں:۔

"آپ بیتی جگ بیتی بھی ہوتی ہے کیوں کہ ایک فرد اپنے خاندان ،ماحول ، علمی اداروں ، تحریکوں ، شخصیات ، تہذیبی ،ادبی، معاشرتی اور سیاسی حالات سے دوچار ہوتا ہے ان سے بہت کچھ لیتاہے اور شاید تھوڑا بہت انہیں دیتا بھی ہے۔ (۲)

آپ بیتیوں اور خود نوشت سوانح عمریوں میں دو قسم کے رجحان ملتے ہیں۔ اسی وجہ سے انگریز ناقدین نے آپ بیتیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی قسم وہ ہے جس میں زیادہ تر خارجی واقعات کو لکھا گیا تھا اور ذاتی حالات و واقعات کو ثانوی حیثیت دے کر ایک جزو بنالیا جاتا تھا۔ مشہور لوگوں کی سوانح، تاریخ یا کسی واقع کی چشم دید کو قسم قسم آپ بیتیوں کی اقسام میں آتی ہیں۔

"دوسری قسم ان آپ بیتیوں کی ہے۔ جس میں مصنف اپنے آپ کو عام ڈگر سے ہٹ کر اوروں سے ممتاز سمجھتا ہے۔ وہ اپنی نشوونما ذاتی کفیات اور خیالات کو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-34

صدق سے بیان کرتا جاتاہے ۔ یہ قسم آپ بیتیوں کی قابل تر ، کامل تر اور جدید تر شکل ہے۔ ایک چینی عالم تاریخ دان اور فلاسفر سیما چان کی خود نوشت" سی جی "کو فن آپ بیتی نگاری کی تاریخ میں اولیت اور تقدیم کا شرف حاصل ہے۔" (۳)

پہلی صدی عیسوی کے آغاز میں سینٹ پال کے خطوط ،سائیرو کے خطوط اور جولیس سیزر کی ڈائری آپ بیتی کی تاریخ میں خصوصی شہرت کی حامل ہے۔(۴) اول الذکر آپ بیتیوں کے پردے میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کا عنصر شامل تھا اور آخر الذکر میں جولیس سیزر نے اپنے کارناموں اور فتوحات کا ذکر بڑھا چڑھا کر کیا ہے۔ دراصل خود نوشت سوانح عمریوں کی تاریخ اتنی قدیم ہے جتنا خود انسان ۔ ڈائریاں ، روزنامچے اور شخصی خاکے آپ بیتی کی پہلی قسم ہے اور یہ قدیم بھی ہیں ۔ جن میں اس زمانے کی تاریخ، تہذیب و تمدن اور رسومات پر روشنی ڈالی جاتی ہے ۔ مربوط اور بطور فن آپ بیتیوں کی تاریخ عیسائی دور سے شروع ہوتی ہے۔ پہلے عیسائی مبلغین نے اپنی آپ بیتیاں خاص دلچسپی اور تبلیغی جذبے سے لکھی ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر شاہ علی رقم طراز ہیں:

"ابتدائی خود نوشت سوانح عمریاں مذہبی جذبے سے لکھی گئی ہیں ۔ ظاہر ہے ان پر مذہبی رنگ بہت نمایاں ہے۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ انسان میں جو کچھ ہے وہ اس سے اہم ہے کہ وہ کیا کرتا ہے ؟ اس کا فرض ہے کہ مطالعہ صاف گوئی سے کرے اور اس میں اپنی جیسی اندھی مخلوق کی مدد کرے"۔(۵)

سینٹ آگسٹین کے" اعترافات "چوتھی صدی عیسوی میں درست معنوں میں جدید آپ بیتی کی طرف پہلا قدم کہا جاتاہے۔ اگرچہ اس آپ بیتی میں بھی سینٹ آگسٹین نے عیسائی مذہب کی اہمیت ، عیسائی مذہب کی تبلیغ اور اسے بطور مذہب اختیار کرنا اولین مقصد بنایا ہے۔ اس آپ بیتی میں اس نے اپنے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کے چیدہ چیدہ حالات و واقعات کااحاطہ کیا ہے۔ اس کے بعد کارڈن کی لکھی ہوئی خود نوشت "De vita Pro Pria" اور مانٹین کی خود نوشت" میرے مضامین"(۶)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-34
ماخذ تحقیقی مجلہ

یہ وہ خود نوشت سوانح عمریاں ہیں جو منظم اور مربوط آپ بیتیوں کی نہ صرف عمدہ نمونے ہیں بلکہ معرفت نفس، انکشاف ذات اور اپنی سیرت وکردار ، خیالات اور شخصیات کے کامیاب ذرائع ابلاغ بھی ہیں۔ روسو کے" اعترافات"آپ بیتی کی تاریخ میں وہ شاہ نامہ ہے جس نے آپ بیتی کو پڑھنے کاشوق اور اس کی اہمیت کے احساس کو پیدا کیا۔ اس نے اپنی آپ بیتی کو اعمال نامہ کہا اور لکھا: "میں ایسی مہم کا آغاز کررہا ہوں جس کی کوئی مثال نہ ہوگی" (۷)

روسو نے اپنی خوبیوں اور خامیوں کو اس انداز سے بیان کیاکیوں کہ آپ بیتی کے بڑے حصے پر مبالغہ آرائی کا گمان ہوتاہے لیکن پھر بھی روسو کے" اعترافات "کی اہمیت کم نہیں ہوتی ۔ اس کے بعد یورپ میں یونانی، انگریزی اور اطالوی زبانوں میں آپ بیتیوں کے لکھے جانے کا طویل سلسلہ شروع ہوجاتاہے۔

روسو کے بعد جن آپ بیتیوں کو شہرت ملی اس میں فرانک لِن کی آپ بیتی میں جزئیات نگاری اور تاریخی شعور اور گِبن کی آپ بیتی میں فلسفیانہ خود پسندی اور دلکش طرزبیان ، ہیوم کا اختصار اور مل کی منظر نگاری وہ نمایاں اور پسندیدہ خصوصیات ہیں جو ان آپ بیتیوں کا طرہ امتیاز ہے۔ اپنی آپ بیتیوں میں ان مصنفین نے تاریخی ، تہذیبی ،تخیلاتی انداز فکر اور رومانوی انداز اپناکر اس صنف ادب کو لوگوں میں مقبول بنادیا ۔ انگریزی ادب میں اٹھارہویں صدی عیسوی کا زمانہ روشن خیالی کا زمانہ ہے اس دور میں ماسوں ، جانسن ، پلوٹارک ،ٹرالوپ اور لانگ فیلو کی آپ بیتیاں قابل قدر ہیں۔ ان کی آپ بیتیوں میں نہ صرف ان کے فکر و فن کو سمجھنے میں آسانی ملتی ہے بلکہ اس زمانہ کے بہت سے تاریخی ،سماجی اور معاشی حالات و واقعات کی چشم دید گواہ بھی ہیں۔

اردو آپ بیتی کا تذکرہ کرنے کے ساتھ اگر فارسی آپ بیتیوں کا تذکرہ نہ کیاجائے تو زیادتی ہوگی ۔ کیوں کہ دونوں زبانوں کا آپس میں گہرارشتہ ہے اور اردو آپ بیتی دوسری اصناف ادب کی طرح فارسی کے زیر سایہ شروع کی گئیں۔ فارسی زبان میں علماء ، صوفیہ ، شعراء نے آپ بیتیاں لکھی ہیں۔ جو اس زمانے کے تہذیب و تمدن علم و ادب کی عکاسی کرتی ہیں۔ اگرچہ فارسی اور دوسری زبانوں میں اقوام کی تاریخ جنگ وجدل ، درباری رسم و رواج کے علاوہ کچھ بھی نہیں ۔ پھر بھی اس دور کی آپ بیتیاں عوام کی سرگرمیوں کی شاہد ہیں۔ اس مد میں علم الدین سالک لکھتے ہیں:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-34

ماخذ تحقیقی مجلہ

"افسوس ہے کہ ہم نے اپنی قدیم آپ بیتیوں کو مرتب اور شائع کرنے کی جانب توجہ مبذول نہ کی ورنہ آج ہماری تاریخ بڑی حد تک مختلف ہوتی۔ یورپ کواپنی آپ بیتیوں پر بڑا نازہے لیکن ہم نے اسے درخور اعتنا نہیں جانا۔" (۸)

فارسی ادب نامہ میں بابر کی " تزک بابری"، جہانگیر کی" فتوحات فیروز شاہی "،" رقعات عالمگیری "اور" جہانگیر نامہ" تاریخی آپ بیتیاں ہیں ۔ جو شگفتہ انداز بیان ، سلیس زبان رکھتی ہیں۔ علاوہ ازیں واقعات کی دلکشی کے ساتھ ساتھ تاریخی قدرو منزلت بھی رکھتی ہیں۔ شیخ نصیر الدین شاہ کے ملفوظات ، خسرو کے ملفوظات اور نظام الدین اولیاء کے ملفوظات وہ تحریریں ہیں ۔ جنھیں فارسی زبان کی اولین آپ بیتیوں کاشرف حاصل ہے۔ ان میں لکھنے والوں کے اعداد و خصائل ذاتی زندگی ، لوگوں کے رجحانات اور ان کے دینی خدمات کی تفصیل پر پہلو سے ملتی ہے۔

اردو ادب میں آپ بیتیوں کا باقاعدہ آغاز کب ہوا؟ اس کا صحیح جواب مشکل ہے۔ ہمارے معاشرہ میں علماء و صوفیہ اور شعراء اپنے تذکروں کے آخر میں اپنے ذاتی حالات بھی شامل کرتے ہیں۔ یہی تذکرے ملفوظات اور نکات اردو آپ بیتی کی ابتدائی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ پھر بھی آپ بیتی بطور ایک صنف اور فن کے دور جدید کی پیداوار ہے ۔ میر حسن، میر تقی میر اور مصحفی کے زمانہ سے لے کر کافی عرصہ علماء اور شعراء نے اپنے واقعات ،تذکرے اور لطائف رقم کئے ہیں۔ کئی ادیبوں نے دوسرے لوگوں کے حالات زندگی اور فکر و فن کو بھی بیان کیاہےاور اپنے حالات کو بھی ضمنی طور پر ان کے ساتھ اپنی وابستگی کو بھی تحریر کیا ہے۔ تذکرہ لکھنے کاجو سلسلہ میر تقی میر سے شروع ہوا وہ ابو الکلام آزاد، حسرت موہانی اور شورش کاشمیری تک چلا گیا لیکن یہ تذکرے آپ بیتی کے نئے اصولوں پر پورا نہیں اترتے اس کی وجہ پرویز پروازی بتاتے ہیں:

"گو کہ ان تذکرہ نگاروں میں اپنے بارے میں بات کی ہے اور یہ تذکرے جدید زمانے کی آپ بیتی کی تاریخ پرپورا اترتے ہیں اگر وہ مشرقی انکساری سے کام نہ لیتے تو ہماری سوانحی ادب کو زیادہ فائدہ ملتا۔" (۹)

ان سب کمزوریوں کے باوجود ہم ان تذکروں کو اردو آپ بیتی کا اولین نقش کہہ سکتے ہیں۔ یہ امر مصدقہ ہے کہ ہندوستان میں باقاعدہ آپ بیتیوں کا رواج1857 ء کی جنگ آزادی کے بعد شروع

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-34

ہوا۔ جیسے جیسے انگریزی اثر رسوخ بڑھتا گیا ۔ علم و فن میں بھی ترقی اور انقلابات آگئے۔ اردو آپ بیتی بھی اس انقلاب سے نہ بچ سکی ۔ اس سلسلے میں اردو ادب میں جو سب سے پہلی منظم آپ بیتی لکھی گئی وہ مولانا جعفر تھان سیری کی آپ بیتی ہے ۔ جس کا نام" کالاپانی " ہے۔ اس میں مولانا نے اپنے قیدو بند کے حالات و واقعات بیان کیے ہیں۔ جدید تحقیق سے ثابت ہے کہ یہ آپ بیتی اردو کی پہلی منظم اورمربوط آپ بیتی ہے۔ (۱۰)

> مذکورہ آپ بیتی میں مولانا نے اپنے حالات و واقعات سنانے کے ساتھ ساتھ وہابی تحریک کے مقاصد انگریزی مظالم ، مسلمانوں میں شرک و بدات کو بڑی مہارت سے بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس دور کی دوسری آپ بیتی جو جدید تاریخ پر پورا اترتی ہے وہ ظہیرالدین دہلوی کی" داستان غدر "ہے ۔ (۱۱)

خواجہ حسن نظامی درحقیقت ایک صاحب طرز انشاء پرداز تھے۔ ان کی آپ بیتی اپنے دور کی سیاسی ، معاشرتی اور تہذیبی دور کی بے مثال تاریخ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہتر ادبی مجموعہ بھی ہے۔ سید رضا علی عابدی کی آپ بیتی" اعمال نامہ "، مولانا حسین مدنی کی" نقش حیات"،عبد المجید سالک کی "سرگذشت "،رشید احمد صدیقی کی"آشفتہ بیانی " اور مرزا فرحت اللہ بیگ کی" میری داستان "تاریخ میں یہ وہ آپ بیتیاں ہیں جن میں اس زمانے کی تاریخ ملکی حالات ، سیاست ، انگریزی غلبہ ، دینی مشاغل ہر زاویے سے اردو ادب میں قابل ذکر اضافہ ہے۔ آج کے جدید دور میں لکھی گئی آپ بیتیاں ادبی، صحافی ،سیاسی ، ثقافتی ،عسکری اور تاریخی حوالے سے ایک نیا باب کامقام رکھتی ہیں۔ اس دور کی آپ بیتیوں کا آغاز" یادوں کی بارات" سے ہوتاہے۔ جو جوش ملیح آبادی کی علاوہ ازیں قدرت اللہ شہاب کا "شہاب نامہ "، قرۃ العین حیدر کی" کا ر جہان دراز ہے " ، احسان دانش کی" جہان دانش "، یوسفی کی "ذرگزشت" ، مرزا ادیب کی " مٹی کا دیا "اورکشور ناہید کی" بوڑھی عورت کی کتھا "تک سلسلہ پھیلاہوا ہے۔ جو آپ بیتیاں انگریزی ادب کے زیراثر لکھی گئی ہیں ۔ ان آپ بیتیوں کی خاص بات ان کی جدت ، سچائی ، طرز بیان اور غیر معمولی جرت ہے۔ آج کا دورMedia and Entertainment کا ہے ۔ آج آپ بیتیوں کی اہمیت پہلے سے زیادہ ہے۔ ادیبوں، صحافیوں اور شاعروں کے ساتھ ساتھ سیاسی اور

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-34

ماخذ تحقیقی مجلہ

عسکری لوگوں کی طرف سے آپ بیتیاں لکھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے ۔ اب لوگ سیاست دانوں ، جرنیلوں اور بیوروکریٹوں کی آپ بیتیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ رفیع الدین ہاشمی، اصناف ادب،سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور،اشاعت اول ،2012،ص166

۲۔ آل احمد سرور، پروفیسر ، خواب باقی ہیں، فکشن ہاؤس لاہور،1998 ء،ص9

۳۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ،ہیلن ہمنگوے ،ٹین ،پبلشر ،جلد دوم، شکاگو ،1973ء،ص1009

۴۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ،ہیلن ہمنگوے ،ٹین ،پبلشر ،جلد دوم، شکاگو ،1973ء،ص1013

۵۔ سید شاہ علی، ڈاکٹر، اردو میں سوانح نگاری، لاہور :گلڈ پبلشنگ ہاؤس ،1961ء، ص65

۶۔ سید شاہ علی، ڈاکٹر، اردو میں سوانح نگاری، لاہور :گلڈ پبلشنگ ہاؤس ،1961ء، ص96

۷۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، تحقیق کے لاشعوری محرکات، سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،1983 ء،ص82

۸۔ علم الدین سالک، آپ بیتیوں کے بعض نمایاں پہلو، مشمولہ :نقوش لاہور،1964 ء،ص41

۹۔ پرویز پروازی، ڈاکٹر، پس نوشت اور پس پس نوشت، نیازمانہ، س ن ، ص17

۱۰۔ پرویز پروازی، ڈاکٹر، پس نوشت اور پس پس نوشت، نیازمانہ، س ن ، ص19

۱۱۔ سید ظہیر دہلوی، داستان غدر،1857ء کے چشم دیدواقعات (مکی دار الکتب لاہور، 2002ء،ص57